155

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ آج (۲۶ ستمبر) صبح کے وقت سر درد تھا مگر جلدی آرام آگیا۔ اور حضور نے مستورات میں درس شروع کرنے کے بعد کام شروع کردیا۔

خاندان نبوت کے دوسرے احباب بخیریت ہیں۔

حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے لئے بھی دعا فرمائیں جن کی صحت کمزور ہے ✤

چودہری فتح محمد صاحب سیال و مولوی عبد الرحیم صاحب نیر جو امرتسر گئے تھے۔ واپس آگئے ہیں ✤

ماسٹر نواب الدین صاحب بی اے مہتمم بک ڈپو و مینجر دی گلوب ٹریڈنگ ایجنسی سیالکوٹ سے آگئے ✤

عنقریب قادیان ریلوے کے کاغذات ریلوے بورڈ میں منظوری کے لئے پیش ہونیوالے ہیں۔ مستری محمد موسیٰ صاحب لاہوری نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اس میں کامیاب کرے

جماعت احمدیہ لکھنؤ کا جلسہ
فتنہ انگیز ملاؤں کی شرارتیں

سید ارتضیٰ علی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں :-

۱۷ ستمبر ۱۹۲۵ء۔ مولوی غلام احمد صاحب نے بمقام نخاس (متصل مشن ہال لکھنؤ) کامل دو گھنٹہ تک حاضرین کے ایک کافی مجمع میں عالمگیر مذہب پر لیکچر دیا۔ اور بیان کیا کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو عالمگیر ہے۔ اور زندہ بھی ہے۔ جو اپنی زندگی کے ثبوت بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ اور ہر وقت اپنے شجرِ ثمردار سے تازہ بتازہ پھل دیتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اس نے حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں ایک ایسا پھل دیا کہ جس نے اسلام کی شانِ خصوصی کو پھر سے قائم کردیا ✤

تقریر کے خاتمہ پر معترضین کے اعتراضوں کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے گئے۔

دوسرے دن شام کے وقت مولوی عبد الغفور صاحب نے لیکچر دیا جس کا عنوان تھا۔ "احمدیت کیا ہے" مولوی صاحب نے اپنے لیکچر میں حضرت احمد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے کثرت کے ساتھ حوالے پیش کئے۔ اور حاضرین کے جم غفیر پر ایسا اثر ہوا۔ کہ گویا کسی نے ان پر جادو کردیا ہے۔ مولویوں کو لیکچر کی یہ بے نظیر کامیابی اور یہ خوشگوار اثر ایک آنکھ نہ بھایا۔ چنانچہ مارے غصے کے وہ آمادہ فساد ہوگئے۔ بعض احمدیوں کو غنڈوں نے دھکے دئیے۔ ان پر تالیاں پیٹیں اور طرح طرح کے آوازے کسے۔ مولویوں نے بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ مٹی اور کوڑا کرکٹ احمدیوں پر پھینکنے۔ قدم قدم پر ان کے آڑے آنے اور راستہ روک لینے میں ہی انہوں نے حصہ نہ لیا۔ بلکہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے جانثار مریدوں یعنے احمدیوں کو جس قدر گندی گالیاں ممکن تھیں دیتے رہے۔ اور اسی قسم کی ہزلیات اور مغلظات بک کر اپنے اس خبث کا کھلا کھلا ثبوت بہم پہنچاتے رہے۔ جو ان کے باطنوں میں حق کی مخالفت سے پیدا ہو گیا ہے۔ ان مولویوں کی بدتہذیبی اور بدطینتی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ

انہوں نے بدمعاش شہدوں کی طرح مولوی عبدالغفور منشی الطاف حسین اور سید ارشاد حسین جیسے معززین کی پگڑیاں اچھالیں۔ اور ان کی آنکھوں میں مٹی پھینکی ۔

اس کے مقابلہ میں معقول پسند تعلیم یافتہ طبقہ نے بلاخوف تردید اس تعلیم کو سراہا۔ اور تعریف کی جو حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں کو دی۔ اور جس کا ادنےٰ نمونہ لکھنؤ میں پیش کیا گیا۔ اور ملانوں کی بدسلوکی کے لئے بڑے جوش کے ساتھ عذرخواہی کی۔ اور افسوس ظاہر کیا ۔

اخبار احمدیہ

احمدی خواتین حیدرآباد کا تبلیغی شغف

مبلغ تیس (۳۰) روپے کا منی آرڈر اہلیہ صاحبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے سکندرآباد اور حیدرآباد دکن کی احمدی عورتوں سے جمع کرکے بھیجا ہے۔ کہ اس قیمت کے رسالے ولایت کی لائبریریوں کو مفت دئے جائیں ۔

امید ہے دوسری باہمت خواتین بھی اس کار خیر میں حصہ لیکر تبلیغی فرض سے سبکدوش ہونگی ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبار سٹار کے خلاف پروٹسٹ

جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے ۱۵ ستمبر ۱۹۲۵ء اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے

(۱) یہ جماعت ولائتی اخبار سٹار کی ۸ اگست کی اشاعت کے کارٹون پر جس میں ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام اور نبیوں کے سردار اور ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے اور کثیر التعداد مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا گیا ہے۔ نفرت اور ملامت کا اظہار کرتے ہوئے پورے زور کے ساتھ صدائے احتجاج بلند کرتی ہے ۔

(۲) مندرجہ بالا قرارداد کی ایک نقل برائے اشاعت اخبار الفضل کو بھیجی جائے ۔

رحیم بخش سکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ

قابل شادی لڑکے لڑکیوں کی فہرست

یہ فہرست جو شائع ہوئی ہے۔ وہ بہت جلد خرید کر تمام جماعتیں اپنے یہاں کے قابل عقد اور دو سال میں قابل عقد ہونے والے لڑکے لڑکیوں کی فہرست مہیا فرمادیں۔ تاکہ دوسری فہرست شائع ہوسکے۔ جب تک پہلی فہرست فروخت نہ ہو جس پر ایک صد روپیہ خرچ ہوچکا ہے۔ صیغہ ہذا دوسری فہرست شائع کرنے کے قابل نہ ہوگا۔ اب تک صرف ۱۱ فہرستیں خریدی گئی ہیں۔ جماعتیں جلدتر توجہ فرماکر اس کام کو انجام دیں۔ کیونکہ شادی بیاہ کا سوال بہت پیچیدہ ہوتا جاتا ہے۔ ضلع کی انجمنیں دیہاتی انجمنوں کو بطور خود بھی توجہ دلائیں ۔

ذوالفقار علی خان ناظر امور عامہ

ایک قابل امداد احمدی

میاں گلاب الدین صاحب زرگر احمدی سکنہ بن باجوہ ضلع سیالکوٹ بہت پرانے اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کے والد صاحب بھی نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ اور وہاں کی جماعت نے اس امر کی تصدیق کرتے ہوئے سفارش کی ہے۔ کہ وہ وہاں تنگ ہیں۔ روزگار بند ہے۔ عیالدار آدمی ہے۔ پرائمری تک تعلیم دے سکتے ہیں۔ ضلع منٹگمری میں کام کرنے کے خواہشمند ہیں۔ خواہ دیہات میں زرگری کا کام ہو۔ یا کوئی اپنے بچوں کو پرائیویٹ طور پر تعلیم دلوانا پسند کرے۔ لہذا اگر احمدی احباب ضلع منٹگمری ان کی مدد کرسکیں تو انہیں اپنے ہاں طلب کرکے ثواب حاصل کریں۔ ایسے بھائی کی امداد اجر عظیم کا موجب ہوگی ۔

ناظر امور عامہ قادیان

ہجرت

جناب قاضی اکمل صاحب کے والد ماجد مولانا امام الدین صاحب گولیکی ضلع گجرات سے بہ نیت ہجرت قادیان ۲۴ ستمبر تشریف لے آئے ہیں۔ آپ ایک جید فاضل ہیں۔ اور دور و نزدیک کے کئی طلباء نے پچاس برس تک آپ سے تحصیل و تکمیل نصاب نظامی کی ہے۔ اور منشی فاضل اور مولوی فاضل کے امتحانات کامیابی سے دئے ہیں۔ آپ کو اہل تصوف سے خاص شغف ہے۔ اور عہد شباب سے مرشد کامل کی تلاش تھی۔ اسی سلسلہ میں آپ ۹۶-۱۸۹۵ء میں قادیان آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ گولیکی کا ایک ثلث اور قرب و جوار کے دیہات کے کئی باشندے آپ کے ذریعے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ آپ گولیکی میں متعدد مرتبہ قرآن مجید اور صحیح البخاری کا درس بھی دے چکے ہیں۔ احباب سے مولانا موصوف کی درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ ان کی نیت کو پورا کرے۔ اور علم و عرفان و تقویٰ و احسان سے بہرہ ور فرمائے ۔

اعلان نکاح

(۱) میرا نکاح غلام فاطمہ ہمشیرہ سید لال سکنہ جکریاں تحصیل و ضلع گجرات سے ایک ہزار مہر پر بروز جمعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۵ء کو مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ خداوند کریم بابرکت کرے ۔

خاکسار سید نور حسن شاہ شیخوپورہ

۲- ۲۴ ستمبر بعد از نماز ظہر مرزا عبدالحمید کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز (اردو) کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم بنت منشی عبدالغنی خاں صاحب ساکن بستی تخومیدار روشنی ریاست پٹیالہ سے بمقابلہ تین سو روپے مہر شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری نے .... پڑھا۔ خدا تعالےٰ جانبین کے لئے مبارک کرے ۔

(اکمل)

(۳) ۲۲ ستمبر سراج الحق صاحب ولد میاں محمد الدین صاحب موضع میرک ضلع منٹگمری کا نکاح برکت بی بی بنت الٰہی بخش صاحب مرحوم موضع بھاگووال ضلع گورداسپور سے شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے بعوض مبلغ دو صد روپیہ حق مہر پڑھا ۔

مرزا مہتاب بیگ احمدیہ درزی خانہ قادیان

درخواست دعا

احباب کرام کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش ہے۔ کہ مجھے آج کل ایک خاص کام درپیش ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں۔ کامیابی کی صورت میں پانچ کاپیاں الفضل کی ایک سال کے لئے مفت جاری کرادی جائیں گی۔ انشاء اللہ ۔

خاکسار فضل احمد ہیڈ کلارک ۳۱ کیمل کور راولپنڈی

(۲) میرے والد صاحب قریباً ایک ماہ سے بعارضہ اسہال سخت بیمار ہیں۔ مہربانی فرماکر ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں ۔

عبدالرحمن چک ۲۷۶

(۳) میرے دونوں گھر کے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ میرا [illegible] عنایت [illegible] گلاب الدین ہیڈ کنسٹیبل۔ کلارک آباد

(۴) مستری محمد حسین صاحب کا بچہ اور اس کی خالہ عائشہ بی بی بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں ۔ مرزا محمد حسین احمدی [illegible]

(۵) میں درد کمر میں ایک عرصہ سے مبتلا ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔ نیز اگر کوئی صاحب اس کا مجرب علاج بھی بتلائیں۔ تو مشکور رہوں گا ۔ غلام محمد از بیگہ دار ضلع سیالکوٹ

(۶) میں ان دنوں دیوانی و فوجداری مقدمات کی وجہ سے تکلیف میں ہوں۔ احباب میرے لئے دعا کامیابی کریں ۔

رحیم بخش سکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ

(۷) احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے ان امور میں کامیابی عطا فرمائے۔ جو مجھے مدنظر ہیں۔ خاکسار منشی عبدالحی [illegible] بنگلہ ایوب شاہ لاہور

(۸) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم خود اور ان کی بیوی بچے سب بیمار ہیں۔ اور ایک ایسے گاؤں میں ہیں۔ جہاں نہ کوئی ڈاکٹر نہ حکیم ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعائے صحت فرماویں ۔

خاکسار عبدالرشید اکبرپور ضلع فرخ آباد

ولادت

الحمد للہ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولود مسعود صالح خادم دین بنائے۔ اور ہمارے لئے خوشی [illegible]

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان ۔ یوم سہ شنبہ ۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۵ء

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے خلاف

قائم مقام جماعت احمدیہ مقیم لنڈن کے پروٹسٹ کا اثر

علمائے ازہر کی درخواست سلطان مصر سے

اخبار "سٹار" کی معذرتی چٹھی

لنڈنی اخبار "سٹار" نے اپنے ایک کارٹون میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کی جو ہتک کی ہے۔ اس کے خلاف جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے مبلغ جماعت احمدیہ اور امام احمدیان لنڈن کے اس بروقت اور پر زور پروٹسٹ کا جس کا ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے اس وقت تک جو نتیجہ رونما ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف لنڈن کے بڑے بڑے اخبارات نے اس پروٹسٹ کا ذکر اپنے صفحات میں کیا ہے۔ جس سے سارے ملک میں اخبار "سٹار" کی طرف سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات پامال کئے جانے کی خبر پھیل گئی ہے۔ اور دوسری طرف اسلامی ممالک کے مشہور اخبارات میں ان کے خاص نامہ نگاروں نے بذریعہ تار اس کی اطلاع پہنچا دی ہے۔ جس سے وہاں کے لوگوں کو اس شرمناک فعل کا علم ہو گیا۔ اور وہ اپنے ملکی ذرائع اس کے خلاف استعمال کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

ایک اور نتیجہ یہ بھی ہوا ہے کہ اخبار مذکور کے ایڈیٹر نے جناب مولوی عبد الرحیم صاحب ایم اے کو ان کے پروٹسٹ کے متعلق خط لکھا ہے۔ جو اگرچہ تمرد اور رعونت کی آلائش سے ملوث ہے۔ لیکن اس میں ایک حد تک معذرت بھی کی گئی ہے۔

لنڈن کے اخبارات میں سے "ڈیلی ہیرلڈ" ایک مشہور اخبار ہے جس نے اپنے یکم ستمبر کے پرچہ میں حسب ذیل نوٹ لکھا ہے۔

"کارٹون میں نبی اور محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)"

"مسلمانوں کے احساسات مجروح کئے گئے"

"قانونی کارروائی ضرور کی جانی چاہیئے"

مسلمانان انگلستان کی طرف سے احمدیہ مشن لنڈن کے امام کا ہوم سیکرٹری کو اس کارٹون کے متعلق پروٹسٹ پہنچا ہے۔ جو لنڈن کے اخبار "سٹار" میں مسٹر ہوبز کے ڈبلیو جی۔ گریس آنجہانی مشہور کھلاڑی سے کرکٹ کے میچ میں گویا سبقت لیجانے کی تقریب پر چھپا۔

"اس کارٹون میں" نہایت مشہور تاریخی مشاہیر کی تصاویر کے درمیان مسٹر ہوبز کی تصویر بھاری بھر کم شکل میں بنائی گئی ہے۔ جس کے پاؤں میں علی الترتیب آدم (علیہ السلام) سیزر، چیپلن۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کولمبس اور [illegible] کھڑے ہیں۔ ان تمام کی تصویریں اس انداز سے بنائی گئی ہیں کہ وہ مسٹر ہوبز کو اس سبقت لے جانے کے سبب بڑی حیرانی اور پریشانی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔

اس کارٹون کے متعلق ہوم سیکرٹری کو جو چٹھی بطور احتجاج لکھی گئی ہے۔ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے:۔ "اس قسم کی تصاویر میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تصویر کا اندراج ایک ذلیل توہین ہے" پھر اس میں یہ بھی لکھا گیا ہے "کہ اس کارٹون نے مسلمانوں کے جذبات ملی پر گہرا زخم لگایا ہے۔"

نیز یہ چٹھی اس عزت اور وقعت کو بھی بیان کرتی ہے جو پیغمبر اسلام (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مسلمانوں کے دلوں میں ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ "وہ محبت جو مسلمانوں کے دلوں میں آپ صلعم کی ہے۔ اور وہ تقدس و احترام جس کے ساتھ وہ آپ صلعم کی مقدس یاد کو ہر وقت تازہ رکھتے ہیں نیز قومی اور ملکی تمام امتیازات کو اڑا کر سب مسلمانوں کو ایک مقام پر کھڑا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک ہی جذبہ کے ساتھ آپ صلعم پر آپ کی عزت و آبرو پر جان نثار کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہیں۔

بالآخر احمدیہ مسلم مشن لنڈن کا امام ہوم سیکرٹری سے دریافت کرتا ہے "کیا اس توہین و تذلیل کے مرتکب اشخاص کے برخلاف قانون استعمال کیا جائے گا؟ تاکہ دنیا جان لے کہ انگلستان اپنی روایتی راست بازی اور غیر جنبہ داری پر فخر کرنے کا واقعی حق رکھتا ہے۔"

ولایتی اخبارات میں اس قسم کے ذکر سے جہاں اخبار "سٹار" کی شرمناک حرکت کا سب لوگوں کو علم ہو گیا ہو گا۔ وہاں کسی حد تک ان میں یہ احساس بھی پیدا ہو جائے گا کہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کس قدر اخلاص اور عقیدت رکھتے ہیں۔ اور یہ ایسی ضروری بات ہے۔ کہ اگر اہل یورپ اسلام کے متعلق اس جہالت اور گمراہی میں گرفتار نہ ہوں۔ جس میں وہ اب ہیں۔ تو مسلمانوں کے مقدس مذہبی جذبات کی اس طرح توہین اور تذلیل کا ارتکاب [illegible] کیا کریں۔ یورپ کے لوگوں کی اس قسم کی ناواقفیت کو دور کرنا اور انہیں مسلمانوں کے معتقدات سے واقف کرنا مبلغین اسلام کا نہایت ضروری اور اہم فرض ہے۔ اور یہ نہایت ہی خوشی کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ اور قائم مقام جناب مولوی عبد الرحیم صاحب ایم اے نے اس فرض کو نہایت احسن طریق سے ادا کیا ہے۔

اخبار "سٹار" کی اس سخت بے جا حرکت کے خلاف جناب مولوی صاحب موصوف کی یہ کوشش اور سعی جس قدر ضروری اور اہم ہے اس کا کسی قدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ مصر کے بہت بڑے با رسوخ اخبار "الاہرام" کو اول اس کے خاص نامہ نگار مقیم لنڈن نے بذریعہ تار اس کے متعلق اطلاع دی اور پھر احتجاجی مراسلہ کا تمام مضمون۔ جس پر علماء ازہر کو خاص توجہ پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے شاہ مصر سے اس شرمناک حرکت کے خلاف انسدادی کارروائی کرنے کی درخواست کی چنانچہ وہ درخواست "الاہرام" نے معہ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب ایم اے کے مراسلہ بنام وزیر داخلیہ انگلستان اپنے ۹ ستمبر کے پرچہ میں شائع کی ہے۔ اخبار مذکور کے تمہیدی الفاظ اور علماء ازہر کی درخواست کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"اہرام" کی خاص تاروں میں کل ایک تار ہم نے "اہرام" کے نامہ نگار کا جو لنڈن میں مقیم ہے۔ شائع کیا تھا۔ جس میں اس احتجاج کا ذکر تھا۔ جو رئیس بعثۃ الاحمدیہ نے جو کہ لنڈن میں ہے برطانیہ کے وزیر داخلیہ کو انگریزی اخبار "سٹار" کے ان ہتک آمیز کارٹونوں کے متعلق بھیجا ہے۔ جن میں بعض انبیاء اور بڑے بڑے لوگوں کے فوٹو ہیں۔ وہ احتجاج مفصل طور پر ابھی

آخری ڈاک میں موصول ہوا۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:"

اس کے بعد پروٹسٹ کا مفصل اور مکمل ترجمہ عربی میں دیا ہے۔ اور پھر علماء ازہر کی طرف سے حسب ذیل درخواست سلطان مصر کی خدمت میں پیش کی ہے:۔

"در شاہ مصر کی خدمت والا میں علمائے ازہر کی طرف سے شکریہ اور درخواست"

"حضرت ملک معظم نے مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سلطان ابن سعود سے دریافت حالات کا جو اہتمام کیا ہے۔ اس کا سب مسلمانوں پر عموماً اور مصریوں کے دلوں پر خصوصاً بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ جس کے لئے آج ہم حضور والا کی خدمت میں مخلصانہ شکریہ پیش کرتے ہوئے آپ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کی اس بے ادبی کے اندفاع کی اور مسلمانوں کی طرف سے اخبار "سٹار" کی اس بے شرمی پر سخت ناراضگی کی نیابت کرنے کی اُمید رکھتے ہیں۔ جو کہ اس نے یورپین کھلاڑیوں میں سے ایک [illegible] کے فوٹو کے [illegible] کے نیچے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فوٹو چھپنے میں دکھائی۔ نیز ہمیں امید ہے کہ آپ مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ کریں گے۔ کہ اس قسم کے [illegible] والے ان حدود آداب کو ملحوظ رکھیں۔ جو اللہ کے رسولوں کے لئے مقرر ہیں۔ اور جن کے مقام جلیل پر ہم اپنی جانیں اور اموال قربان اور فدا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ وہ مسلمانوں کے احساسات کو پامال نہ کریں۔ اور ان کے جذبات اس قسم کی باتوں سے مشتعل نہ کریں۔ جن کے نتائج کبھی اچھے نہیں نکل سکتے۔ ۱۵ صفر ۱۳۴۴ھ مطابق ۳ ستمبر ۱۹۲۵ء

دستخط کنندگان کے نام

عبدالمجید اللبنانی۔ طٰہٰ البیانی۔ احمد مرشدی۔ محمد السید ابو شوشہ۔ محمد سلامہ۔ احمد کامل۔ [illegible] یوسف حجازی۔ محمد العزبی رزق۔ محمد لیس الجندی۔ سعید حسن الجبزاوی۔ علی شمس الدین احمد۔ محمد مخلوف۔ محمد عیسیٰ۔ محمد محمد الجبری۔ محمود المسعود۔ محمد کمال القادرقی۔ طٰہٰ ابراہیم سلطان۔ محمد احمد العدوی۔ عبد المحسن [illegible] اسماعیل محمد صالح۔ علی احمد صبرہ"۔

اس درخواست سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اخبار "سٹار" کی بے جا حرکت سے مسلمانوں کے قلوب پر کتنا گہرا زخم لگایا ہے۔ اور وہ اس بارے میں کس قدر بے چینی اور تکلیف کا اظہار کر رہے ہیں۔

اس بارے میں اخبار "سٹار" کے موجودہ رویہ کے متعلق جو کچھ ولایت کی تازہ ڈاک سے معلوم ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس کے ایڈیٹر نے حسب ذیل معذرتی چٹھی جناب مولوی عبدالرحیم صاحب ایم اے کو بھیجی ہے:۔

"ہوم سیکرٹری نے آپ کی اس چٹھی کی ایک نقل مجھے بھیجی ہے۔ جو آپ نے ۲۶ اگست کو ۱۸ اگست ۱۹۲۵ء کے اخبار سٹار میں چھپنے والے ایک کارٹون کے بارے میں ان کو لکھی۔ اس کے متعلق آپ کو مجھے پہلی یہ بات کہنے کی اجازت دینی چاہیئے۔ کہ میں ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ میں دخل دینے کا کوئی حق ہے دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے۔ کہ اگر ہم کو یہ معلوم ہوتا کہ اس کارٹون میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تصویر کا شمول بعض اشخاص کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچانے والا ہو گا۔ تو ہم مطلقاً اسے اخبار میں طبع نہ ہونے دیتے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس کارٹون کے ذریعہ مسلمانوں کی دل آزاری مقصود نہ تھی۔ اور میں افسوس کرتا ہوں۔ اگر ہم نے آپ کے ہم مذہب افراد کے جذبات کو مجروح کیا"۔

صاف ظاہر ہے کہ یہ معذرت نامہ اس دل آزاری کے متعلق جو اخبار مذکور نے مسلمانان عالم کی کی ہے۔ بالکل ناکافی ہے۔ اور اس میں وہی رعونیت پائی جاتی ہے۔ جو یورپ کے اس قسم کے اخبار نویسوں کو مسلمانوں کے متعلق صحیح علم اور واقفیت حاصل کرنے میں مانع ہے اور جس کی وجہ سے وہ نہ صرف مسلمانوں کی دل آزاری کر کے ان میں تنفر اور غصہ کے جذبات بڑھا رہے ہیں۔ بلکہ اپنی بداخلاقی اور بدتہذیبی کا بھی ثبوت دیتے رہتے ہیں۔ اگر سلطنت برطانیہ کے ذمہ دار ارکان نے اس کے انسداد کی طرف توجہ نہ کی تو وہ گورنمنٹ سے بددل اور ناراض ہونے والے لوگوں میں اضافہ کرنے کا باعث ہوں گے۔

اسمبلی کے مسلمان ممبر

اخبار ملاپ (۱۵ ستمبر) نے ممبران اسمبلی کے دلچسپ کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں اگرچہ بعض ہندو ممبروں کے متعلق بھی ایسے الفاظ لکھے گئے ہیں جن سے ان کی قابلیت کا پتہ لگتا ہے۔ لیکن تمام مسلمان ممبروں کی حقیقت کا اظہار اس جامع فقرہ میں کیا گیا ہے کہ "مسلمان ممبروں کی تعداد تیس سے زیادہ ہے مگر تقریر کرنے والوں میں صرف جناح ہی جناح ہیں"۔ یہ نتیجہ ہے۔ ان کی اپنی غلطی کا۔ کیونکہ وہ انتخاب کے وقت قابلیت کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ اور قسم کی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

ہندوؤں میں توہم پرستی

ہندوؤں کی توہم پرستی کا تازہ واقعہ کپور تھلہ میں ہوا ہے۔ جہاں ایک نئے مندر میں "نگیہ آرمبھ" ہوا۔ جس کے خاتمہ پر کمبھ کو پانی میں بہانے کے لئے شہر کے مرد و عورت بڑے تزک و احتشام اور دھوم دھام کے ساتھ ایک نالہ پر گئے۔ جہاں ایک برہمن جس نے کمبھ گھڑے میں ڈال کر سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ مجمع کو مخاطب کر کے کہا۔ جو شخص پانی میں غوطہ لگا کر اسے چھوئے گا"۔ سارے نگیہ کا پھل اسکو پراپت ہوگا"۔ یہ کہتے ہوئے پنڈت جی مہاراج نے گہرے پانی میں گھڑے (کمبھ) کو پھینک دیا۔ اور کئی لوگ پانی میں کود پڑے۔ تاکہ غوطہ زن ہو کر گھڑے کو چھوئیں۔ ابھی پہلے غوطہ مارنے والے لوگ تہ آب چھونے کی کوشش ہی کر رہے تھے۔ کہ اوپر سے اور لوگوں نے چھلانگیں ماردیں۔ جن کی ضربات سے پہلے غوطہ زنوں میں سے کئی پانی کی سطح پر نہ آسکے۔ اور جو کوئی باہر نکلا۔ اس کے گلے تیرنا نہ جاننے والے چمٹ گئے۔ اور غوطہ کھانے لگے۔

یہ دیکھکر برہمن صاحب مہاراج تو رفوچکر ہو گئے۔ اور کئی آدمی پانی میں ڈوب کر مر گئے۔

یہ اس توہم پرستی کا ایک معمولی سا واقعہ ہے۔ جو ہندوؤں میں پائی جاتی ہے۔ اور جس کی تلقین ان کی مذہبی کتب میں موجود ہے۔ آج آریہ سماجی ہندو مذہب کو خواہ کس قدر صیقل کر کے پیش کریں۔ پھر بھی وہ کہیں نہ کہیں اپنی اصلی شکل و صورت میں نمایاں ہو ہی جاتا ہے +

سید طاہر الدباغ اور مولوی ظفر علی صاحب

سید طاہر الدباغ کے ہندوستان سے یکایک چلے جانے پر بہت کچھ حیرت اور استعجاب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور عجیب عجیب خیالات دوڑائے جا رہے ہیں۔ لیکن اصلیت تک پہنچنے میں کسی کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اس موقعہ پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ اخبار "زمیندار" کی وہ استدعا جو اس نے سید موصوف کے متعلق گورنمنٹ ہند سے کی تھی پیش کر دیں۔ ممکن ہے یہ اسی کے شرف قبولیت حاصل ہونے کا نتیجہ ہو۔

"زمیندار" (۳ ستمبر) نے لکھا تھا۔

"ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ شیخ الفور طاہر الدباغ اور اس کے رفقاء کو ہندوستان سے نکل جانے کا حکم دے۔ بیرونی ملک کے کسی سازشی کو ہرگز یہ اجازت نہ ہونی چاہئے۔ کہ وہ ہندوستان میں مسلمانوں کے درمیان سر پھٹول کرانے کی غرض سے مقیم رہے"۔

اس عاجزانہ التجا کو بالفاظ "زمیندار" مطالبہ کے متعلق یہ نہ پوچھئے۔ کہ زمیندار نے کس منہ سے اس حکومت سے کی تھی۔ جسے وہ طاغوتی حکومت سمجھتا ہے اور

[illegible] تجربہ سے اپنا فرض اولین بتاتا ہے۔ اور نہ یہ خیال کھینچو۔ کہ اس نے ایک مسلمان اور [illegible] الوطن مسلمان کے خلاف کارروائی کرنے کی درخواست تثلیث پرست حکومت سے کر کے کس قدر بے غیرتی اور بے حمیتی کا ثبوت دیا تھا۔ بلکہ حیرت یہ دیکھئے کہ کس عمدگی کے ساتھ [illegible]

چودھویں صدی کے مولوی

اخبار "سٹار" کے شرمناک اور دلآزار کارٹوں کے متعلق "الفضل" میں مضامین لکھے گئے ہیں۔ اس کے خلاف خامہ فرسائی کرتے ہوئے "جہان" "زمیندار" کے سے اخبار نے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب ایم۔ اے۔ احمدی مبلغ کی اس کے خلاف سرگرم کوشش اور سعی کی تعریف کی۔ اور لکھا

"مسلمانوں کو مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کا شکر گذار ہونا چاہیئے"

وہاں ہندوستانی علما کی جمعیتہ نے بھی اپنے اخبار "الجمعیتہ" (۲۲ ستمبر ۱۹۲۵ء) میں رقم فرمایا۔

"اس ناپاک کارٹون کے متعلق لنڈن کی احمدی جماعت نے جس مستعدی کے ساتھ مسلمانوں کی وکالت کی ہے۔ وہ قابل صد تحسین ہے"

اور پروٹسٹ کے متعلق "انگلستان۔ ہندوستان اور مصر و افریقہ کے مسلمانوں کی نمائندگی" کرنے کا سرٹیفکیٹ بھی عنایت کیا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ یہ الفاظ رقم فرماتے ہوئے انہوں نے اپنی "مولویت" کو فراموش کر دیا۔ یا اس لمحہ شرمن تحت ادیم السماء کے مصداق نہ رہے۔

چنانچہ انہوں نے مندرجہ بالا دونوں فقروں کے درمیان اس حدیث کو نقل کرنا ضروری سمجھا کہ ان اللہ یؤید الدین برجل فاجر۔ البتہ اس قدر لحاظ ضرور کیا۔ کہ اس کا ترجمہ اردو میں نہیں لکھا۔ جس سے شاید غرض یہ ہو۔ کہ عام مسلمان بوجہ عربی سے ناواقف ہونے کے "علماء" کی اس کمینگی پر مطلع ہو کر ان کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار نہ کریں۔ اور ایک ایسے فعل کے متعلق جسے علماء خود "قابل صد تحسین" قرار دے رہے ہیں۔ اس حدیث کو چسپاں دیکھ کر علماء کی بدطینتی اور رذالت سے آگاہ نہ ہو جائیں۔ ہاں اگر کوئی یہ سوال اٹھائے۔ کہ کیا یہ وہی تو احمدی نہیں جن کے ساتھ مل کر بیٹھنا بھی جمعیتہ العلماء کے نزدیک کفر ہے اور یہ فتوے ابھی کل ہی امرتسر کی آل انڈیا مسلم پارٹیز کے موقعہ پر جمعیتہ نے دیا ہے۔ تو کہہ سکیں۔ دیکھیے جناب ہم نے توہین کا توڑ پہلے ہی کر رکھا ہے۔ اور وہ یہ حدیث ہے۔

ایسے موقعہ پر نہ صرف اس حدیث کا ترجمہ سنا دیا جائیگا۔ بلکہ اس کے ایک ایک لفظ سے ہزاروں ایسے نکات نکالے جائینگے۔ جو اصل میں تو ان علماء کی اپنی ذات پر چسپاں ہونگے۔ لیکن بتائے احمدیوں کے متعلق جائینگے۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر اس مجاہد و مبلغ اسلام احمدی کو جو اپنا گھر بار۔ بال بچے۔ خویش و اقارب بحوالہ خدا کر کے خدا کے دین کی خدمت کے لئے کفرستان یورپ میں ڈیرے ڈالے بیٹھا ہے۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کی ہتک دیکھ کر بے تاب ہو جاتا۔ اور جو کچھ اس کے امکان میں ہے۔ کر گذرتا ہے۔ اسے چودھویں صدی کے علماء کی جمعیتہ نے فاجر ہی قرار دینا تھا۔ تو اس کے اس فعل کو "قابل صد تحسین" کیوں کہا۔ اور "مسلمانوں کی وکالت" کا مختار نامہ کیوں بخشا۔

اس کے متعلق میں جمعیتہ العلماء سے صرف اتنا دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ایک ایسے معاملہ میں جو ان کے نزدیک بھی "قابل صد تحسین" ہے۔ خدا تعالےٰ نے "مسلمانوں کی وکالت" اور "انگلستان و ہندوستان اور مصر و افریقہ کے مسلمانوں کی نمائندگی" کا فخر ایک فاجر کو کیوں بخشا۔ کیا اسی لئے کہ اسے فاجر کہنے والے دراصل خود فاجروں سے بھی چار قدم آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی ایک بھی اس قابل نہیں۔ کہ اسے اس قسم کے "قابل صد تحسین" کاموں میں حصہ لینے کی توفیق بخشی جائے۔

کتنا بڑا ظلم اور کیسا شرمناک ستم ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے ضلالت اور گمراہی کے سمندر میں بیٹھا ہے۔ جب یہ دیکھ کر کہ دنیوی رفعت اور عروج کے بام پر پہنچے ہوئے تکبر اور غرور کے پتلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک اور توہین کے مرتکب ہوئے ہیں۔ باوجود اپنی دنیوی بے بسی اور ظاہری بے کسی کے ایک طرف تو حکومت کو مخاطب کرتا ہے۔ اور دوسری طرف دنیا میں محشر بپا کر دیتا ہے۔ تو یہ چودھویں صدی کے مولوی اپنے حجروں میں بیٹھے رنگ رلیاں مناتے پلاؤ قورمے اڑاتے۔ اور قومی چندوں پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے اسے فاجر کا خطاب عطا کرتے ہیں۔ حالانکہ جو کچھ اس نے کیا۔ وہ خود ان کے نزدیک بھی "قابل صد تحسین" ہے۔

میں پوچھتا ہوں۔ اگر احمدی "جمعیتہ العلماء" کے نزدیک فاجر ہیں۔ اور باوجود فاجر ہونے کے ایک طرف اسلام کے متعلق "قابل صد تحسین" خدمات کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف "مسلمانوں کی نمائندگی" کا فخر انہیں حاصل ہے۔ تو کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور یہ "فاجر" ان "مومنوں" سے زیادہ مقرب ہیں جنہیں فسق و فجور کی سند اس میں پڑے ہونے کی وجہ سے سچے مومن بھی "فاجر" ہی نظر آتے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں۔ اگر فاجروں کی یہی علامت ہے۔ اور ان کے کام اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ جنہیں علماء سوء بھی "قابل صد تحسین" کہنے پر مجبور ہو جائیں۔ تو مجھے انہیں فاجر کہلانے میں کوئی عار نہیں۔ بلکہ فخر ہے کیونکہ اسی قسم کے ایک موقعہ پر ہمارے ہادی اور راہنما نے بھی فرمایا ہے۔ کہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خیر ایک "فاجر" نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین پر بے تاب ہو کر جو کچھ کیا۔ وہ ظاہر ہے۔ اور علماء کی جمعیتہ بھی اس کا صفائی اور خوبی کے ساتھ اعتراف کر چکی ہے۔ اب دنیا اس بات کی منتظر ہے۔ کہ "کیا کرتے ہیں یہ علماء شرع مبین اور مفتیان دین متین بیچ اس امر کے" جس کی تشریح اور توضیح خود انہوں نے اس طرح فرمائی ہے۔

"آج ہماری ذلت اس حد کو پہنچ چکی ہے۔ کہ ایک ادنےٰ درجہ کا انسان جس کا مایہ ناز صرف یہ ہے۔ کہ اسے کھیلنا اچھا آتا ہے۔ ہمارے پیغمبروں سے زیادہ افضل سمجھا جاتا ہے۔ اور ایک انگریز کو اس کی قدر افزائی کے لئے ان مقدس ہستیوں کے سوا اور کوئی شخصیت نہیں ملتی۔ جن کے نقش پا کو بھی ہم کائنات ارضی سے زیادہ محترم سمجھتے ہیں۔ ہمارے مذہبی احساسات کی اس سے بڑھکر اور کیا توہین ہو سکتی ہے۔ کہ جن پاک نفوس کو ہم اپنا ہادی و پیشوا مانتے ہیں۔ ان کو چارلی چپلن جیسے مسخرے اور لائڈ جارج جیسے مکرو دغا کے پتلے کے برابر جگہ دی جاتی ہے۔ اور انہیں ایک کھلاڑی کے گرد لا کر کھڑا کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کریں۔ یہ درحقیقت ہماری ایمانی غیرت اور دینی حمیت پر ایک سخت شدید حملہ ہے۔ اور کوئی شخص جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان موجود ہو۔ اس کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کے خلاف محض لفظی احتجاج اور زبانی اظہار رنج و غم کافی نہیں"

خوشی کی بات ہے۔ علماء کرام نے اپنے مسلمان ہونے کا معیار خود ہی مقرر فرما دیا۔ اب اسی معیار کے مطابق دیکھ لیا جائیگا۔ کہ ان میں رائی برابر ایمان ہے یا اتنا بھی نہیں۔ اگر وہ اس شدید حملے کے

خلاف محض لفظی احتجاج اور زبانی اظہار رنج و غم" پر اکتفا کرکے بیٹھ رہے۔ اور اپنے اس دعویٰ کا جلد سے جلد کوئی عملی ثبوت نہ دیا۔ کہ "ہمارے لئے اس قسم کی اشتعال انگیزیوں پر قانون کے دائرہ میں رہنا محال ہو جائے گا" تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ انہوں نے اس حملہ کو برداشت کرلیا۔ اور اس کا برداشت کرلینا انہی کے قول کے مطابق اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ ان کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

علماء کی جمعیۃ کے نزدیک یورپین لوگ اس قسم کی حرکات اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ

"درحقیقت ہماری دینی حرارت کا اندازہ کرنا چاہتے ہیں ان حرکتوں سے ان کا مدعائے حقیقی یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ ہم میں اپنے مذہب کی حفاظت اور اپنے دین کی حرمت پر مرمٹنے کی کہاں تک قوت موجود ہے۔ پس ہر مسلمان کو اس امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور دنیا کو بتا دینا چاہیئے۔ کہ جب تک ہم زندہ ہیں۔ اس وقت تک اسلام اتنا ذلیل نہیں ہوسکتا۔ کہ اس کے پیغمبر (ارواحنا فداہ) کو انگلستان کے کھلاڑیوں کے کمالات پر داد دینے کے لئے دعوت دی جائے"۔

کیا جمعیۃ العلماء دین پر مرمٹنے کی طاقت کا کوئی عملی ثبوت بھی دے گی۔ یا صرف زبان کے چٹخارے ہی لیتی رہیگی۔ اور خود بھی اس امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش کرے گی۔ یا دوسروں سے ہی کہتی رہے گی۔ سُولی پر چڑھ جا بیٹا رام بھلی کرے گا۔

اگر جمعیۃ العلماء نے اس وقت صرف زبانی صدائے احتجاج پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ زور بازو سے بھی کچھ کر دکھایا۔ اور دین کی عزت پر مرمٹنے کا ثبوت پیش کر دیا۔ تو سمجھا جائے گا۔ مسلمان کی جو تعریف ان کے نزدیک ہے۔ وہ ان پر صادق آتی ہے۔ لیکن اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اور جیسا کہ مجھے یقین ہے۔ اور آج تک کا تجربہ بتا رہا ہے۔ وہ نہیں کریں گے۔ تو انہیں اپنے حسب ذیل الفاظ کے پورے پورے مصداق ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔ کہ ان میں رائی برابر بھی ایمان نہیں رہا۔

بات یہ ہے۔ علماء فی الواقع ایمان کی دولت سے بالکل محروم ہوچکے ہیں۔ جو بات بات پر دھمکیاں دینا تو جانتے ہیں۔ لیکن اتنا نہیں سمجھتے کہ ان دھمکیوں کو پس پشت ڈالنے کی وجہ سے دنیا کی نگاہ میں وہ کس قدر ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی ان کا یہ کہنا۔ کہ "ہمارے لئے قانون کے دائرہ میں رہنا محال ہو جائیگا" اسی قسم کی دھمکی ہے۔ جس پر وہ عمل تو قیامت تک نہیں کرینگے۔ اور خواہ مخواہ اپنی کرکری کرانیں گے۔

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی عبد القدیر صاحب۔ بی۔ اے۔ افسر ڈاک)

چند سوالات کے جواب

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چند سوالات لکھے۔ جن کے جواب جو حضور نے لکھائے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

پہلا سوال پیدا کرنے کے کیا معنی ہیں۔ کیا اس دنیا کے تمام مقاصد و غایات کا مرتب کرنے والا اور بانی مبانی خدا ہے۔ اور کیا اس دنیا میں سب کچھ اسی خدا کے ارادہ سے ہی ہو رہا ہے۔

جواب پیدا کرنے کے معنے ہیں کسی چیز کو وجود میں لانا جبکہ وہ پہلے نہ تھی یا بعض چیزوں کو خواہ مفرد ہونے کی حیثیت میں خواہ مرکب کرکے دوسری شکل یا دوسری خاصیتیں دینا۔

اس دنیا کی پیدائش کا مقصد عظیم اور حقیقی غایت تو اللہ ہی نے تجویز فرمائی ہے۔ یعنی ایسے وجودوں کا پیدا کرنا جو اپنے اندر مقدرت رکھتے ہوں۔ اور وہ اپنی اس مقدرت کو صحیح طور پر استعمال کرکے خدا تعالیٰ کے مظاہر بنیں۔ باقی مختلف چیزیں اپنی اس مقدرت کے ماتحت جو ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے۔ اپنے لئے بعض مقاصد و غایت تجویز کرتی ہیں۔ اگر ان کا مقصد اور ان کی غایت اس مقصد وحید کے مطابق ہو۔ جس کے لئے دنیا کو پیدا کیا گیا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ اور فلاح اور کامیابی کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ورنہ حقیقی کامیابی سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ناکام۔

بدی۔ گناہ۔ دکھ۔ تکلیف اس مقدرت کا نتیجہ ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے انسان کو حصول کمالات اور حصول انعامات کے لئے عطا فرمائی ہے۔ یا اس قانون قدرت کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے۔ پس وہ خدا تعالیٰ کے علم کے ماتحت پائے جاتے ہیں۔ مگر بدی اور گناہ انسان کے اپنے ارادے ہیں۔ اور دکھ اور تکلیف کبھی خدا کے ارادہ سے ہوتی ہے۔ کبھی اس کے ارادے کے خلاف جبکہ جب ارادے کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس وقت اس کا موجب بعض حکمتیں ہیں۔ جو تفصیل چاہتی ہیں۔

دوسرا سوال کیا صاحب ارادہ ہستی (خدا) خود بھی معلل بہ اغراض ہے؟

جواب دوسرے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ غرض کا لفظ جن معنوں میں دنیا میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ان معنوں کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کی صفات کا ظہور کسی غرض سے نہیں ہوتا۔ ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات بعض تقاضے ہیں۔ اور صفات کاملہ کی جلوہ گری نقص نہیں۔ بلکہ کمال ہوتا ہے۔

تیسرا سوال کیا مادہ نیست سے خود بخود ہست ہوسکتا ہے۔ اور کیا یہ مادی دنیا بنائی گئی۔ یا کہ پیدا کی گئی اور کیا خدا کوئی جسمانی وجود ہے۔ یا کہ خیالی تصور؟

جواب مادہ نیست سے ہست نہیں ہوتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ بعض چیزوں کو جو پہلے نہ تھیں وجود میں لاسکتا ہے۔ ہم ان کے لئے چیز کا نام اس حالت کے لحاظ سے نہیں رکھتے۔ جب کہ وہ نہیں تھی۔ کیونکہ نہیں کوئی چیز نہیں بلکہ اس حالت کی وجہ سے نام رکھتے ہیں۔ جبکہ وہ موجود تھی کیونکہ ان کا ذکر ہم اس حالت کی طرف اشارہ کئے بغیر نہیں کرسکتے۔ جب کہ وہ موجود نہ تھیں۔ اس لئے ہم ان فرضی حالتوں کے متعلق بھی وہی استعمال کرینگے۔ جو ان کے وجود کے وقت ان کو ملا ہے۔ خدا تعالیٰ کے جسم نہیں۔ مگر یہ بھی غلط ہے کہ وہ خیال یا تصور ہے۔ اگر وہ خیال یا تصور ہو۔ تو وہ ہماری مخلوق ہو خالق ہمارا کیسے ہو۔ ہم جسم کا لفظ مادی اشیاء کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ جو مادیت سے ارفع ہے۔ اس کے لئے ہم یہ لفظ نہیں استعمال کرسکتے۔ بلکہ روح کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک شے ہے۔ ایک ہستی ہے۔ جو کہ درحقیقت ایک ہی حقیقی وجود ہے اور باقی سب اشیاء مادی ہوں یا روحانی۔ اس کی صفات کی مختلف جلوہ گریوں کا نتیجہ ہیں۔ پس خدا تعالیٰ تصور ہی نہیں۔ بلکہ مخلوق اس کے علم اور ارادے کے ماتحت ہوئی ہے۔

احمدیوں کی رشتہ داریاں

احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ جب کوئی دیندار اور متقی لڑکا دیکھیں۔ تو اگر وہ کسی قدر غریب بھی ہو۔ تو بھی اسے لڑکی دیدیں۔ کیا رشتہ دار اپنے سے نسبتاً غریب رشتہ مندوں کو لڑکیاں نہیں دے دیا کرتے دیتے ہیں۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ احمدیوں کا احمدیوں سے زیادہ قوی اور کونسا رشتہ ہوسکتا ہے۔ یہ سب رشتوں اور قرابتوں سے بڑھکر قریب ہے۔ پس تم پرانی رسموں کو ترک کردو۔ اور اسبات کی کوشش کرو کہ اگر تمہیں کوئی نیک اور سعید آدمی ملجائے۔ تو قربانی کرکے بھی اس کو دیدو

مولوی محمد علی صاحب اور نبوت مسیح موعود

نمبر (۳)

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے مغالطوں کے انکشاف میں ناظرین "الفضل" میرے مضامین کے دو نمبروں کا مطالعہ فرما چکے ہیں۔ ان مضامین کو پڑھکر ہر سلیم الفطرت انسان فوراً اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب آج جن عقائد وخیالات کی اشاعت کر رہے ہیں۔ وہ سراسر مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے خلاف ہونے کے علاوہ خود مولوی صاحب کی اپنی سابقہ تحریروں کے بھی خلاف ہیں۔ اب میں یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ میں تفرقہ پیدا کرنے کے بعد اب بالکل ان مخالفین کے مثیل بنتے چلے جا رہے ہیں۔ جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مثیل یہود قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاندین کی تحریروں میں یہ بات جا بجا پائی جاتی ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو کانٹ چھانٹ کر پیش کر کے بالکل بے بنیاد اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محولہ کتب کو بمعہ سیاق وسباق مطالعہ کیا جائے۔ تو ان بے بنیاد اعتراضات کا کوئی اصل نہیں ملتا۔ بلکہ وہ بات ہی کچھ اور ثابت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں معاندین کا یہ شیوہ بھی چلا آتا ہے۔ کہ وہ کئی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایسی منسوب کرتے ہیں۔ جو بالکل بے بنیاد ہوا کرتی ہیں۔ جن کے لئے وہ کانٹ چھانٹ کر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر پیش نہیں کر سکتے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مخالفین آپ پر الزام لگاتے رہے ہیں۔ کہ آپ کو ایسی نبوت کا دعویٰ ہے۔ جس سے آپ کا اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور آپ اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتے ہیں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تحریرات سے ایک فقرہ بھی اس مضمون کا نہیں دکھا سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین کے اس قبیح فعل اور نا مرضیہ روش کا خود اپنے آخری خط مندرجہ اخبار عام میں ذکر فرما دیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدار اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ یہی لکھتا آیا ہوں۔ کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں۔ اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے۔ اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں۔ وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں۔ اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے۔ اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے۔ کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو۔ دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں"۔

یہ حوالہ جہاں یہ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا کے حکم کے موافق نبی ہونے کا دعویٰ تھا۔ وہاں یہ بھی ثابت کر رہا ہے۔ کہ مخالفین آپ کی تمام کتابوں کے خلاف آپ پر یہ تہمت لگایا کرتے تھے۔ کہ آپ کو ایسی نبوت کا دعویٰ ہے۔ جس سے آپ علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتے ہیں۔ اور شریعت اسلام کی پیروی کی حاجت نہیں رکھتے۔ اور آنحضرت صلعم کی متابعت سے باہر جاتے ہیں۔

مخالفین ومعاندین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے برخلاف آپ پر ایسی تہمت لگانا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو احقاق حق سے کوئی غرض نہ تھی۔ بلکہ یہ لوگ خشیۃ اللہ۔ تقویٰ اور دیانت سے کام نہ لے کر صرف لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بدظن کرنے کے لئے آپ کی طرف ایسی باتیں منسوب کیا کرتے تھے۔ اور ان کا مطمح نظر صرف یہ ہوا کرتا تھا۔ کہ کسی نہ کسی طریق سے خواہ وہ طریقہ ناجائز ہی کیوں نہ ہو۔ لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے سے روکیں۔ جو روش ان معاندین اور مخالفین کی تھی۔ افسوس ہے اور صد افسوس ہے۔ کہ بعینہٖ آج کل یہی روش مولوی محمد علی صاحب نے اختیار کر رکھی ہے۔ نہ آپ کو خدا کا خوف ہے۔ نہ دیانت وامانت کا پاس اور سراسر بے بنیاد باتیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طرف منسوب کرتے چلے جاتے ہیں۔ تا ان غلط اتہاموں سے مخلوق خدا کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ سے بدظن کر کے اپنے کسی پرانے کینہ، حسد۔ اور بغض کا بخار نکالیں۔ مگر مولوی صاحب یاد رکھیں۔

الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب۔

مولوی صاحب کو ایسی روش خواہ دنیا میں کچھ فائدہ پہنچا دے۔ مگر دین کی اس سے سراسر تباہی ہے۔ مولوی صاحب کا مخالفین کی طرز و روش کو اختیار کر لینا اور محض اوچھے ہتھیاروں پر اتر آنا جہاں ایک طرف یہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ آپ اپنے دلائل کے تیروں کا تمام ترکش خالی کر چکے ہیں وہاں یہ بھی واضح کر رہا ہے۔ کہ آپ نے دشمنان مسیح موعود علیہ السلام و مثیل یہود سے عجیب مماثلت حاصل کر لی ہے۔ مولوی صاحب کی مماثلت کو سمجھنے کے لئے ان کی کتاب "مسیح موعود اور ختم نبوت" کے صفحہ ۲ سے ان کا ذیل کا فقرہ پڑھ لینا کافی ہے۔

"ہاں نہ انہیں (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ۔ ناقل) علم تھا نہ کسی اور کو کہ دعویٰ باطل کا سر کچلنے کے لئے جس کے رو سے وہ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ) اسلام میں ایک نئی نبوت قائم کر کے اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کو منسوخ قرار دے کر ایک عظیم الشان فتنہ پیدا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا ایسا صاف اعلان بھی نکل آئے گا"۔

اس تحریر میں مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ پر محض اس وجہ سے کلمہ طیبہ کے منسوخ کرنے کی تہمت لگا رہے ہیں۔ کہ مخلوق خدا کو آپ سے بدظن کیا جائے اور اس طرح بدظنی پھیلا کر آپ کی ترقی کی روکے آگے بند لگا دیں۔ مگر مولوی صاحب یاد رکھیں الحق یعلو ولا یعلیٰ مولوی محمد علی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی کسی تحریر سے یہ ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ آپ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کو منسوخ سمجھتے ہیں۔

میں مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کسی تحریر و تقریر سے یہ دکھائیں کہ آپ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ ساتھ ہی میں آپ کے تمام ہوا خواہوں سے بھی استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ مولوی صاحب سے میرے مطالبہ کو (جسے وہ قیامت تک پورا نہیں کر سکتے) پورا کرا کر انہیں مثیل معاندین مسیح موعود ہونے سے بچائیں۔ اگر مولوی صاحب نے میرے مطالبہ کو پورا نہ کیا۔ تو تمام پبلک پر یہ امر اظہر من الشمس ہو جائے گا۔ کہ مولوی صاحب انہیں لوگوں کے مثیل ہیں۔

جنہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایسی باتیں منسوب کیں۔ جو آپ کی کسی تحریر و تقریر میں نہیں پائی جاتیں۔

میں طوالت سے بچنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے صرف ایک حوالہ کو پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ جس سے بوضاحت ثابت ہو رہا ہے کہ آپ کلمہ طیبہ کو منسوخ نہیں سمجھتے اور ایسے خیال کو سراسر ناجائز سمجھتے ہیں۔

خواجہ کمال الدین صاحب نے لکھا تھا۔

"اگر حضرت مرزا صاحب احمد تھے تو پھر احمد رسول کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے؟"

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی کتاب القول الفصل کے صفحہ ۳۲ پر تحریر فرمایا۔

"اگر ہر رسول کا کلمہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے تو چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ موسیٰ رسول اللہ عیسیٰ رسول اللہ وغیرہم من الانبیاء کے نام کو بھی کلمہ شہادت میں شامل کیا جائے۔ خواجہ صاحب یہاں گنجائش نہیں۔ ورنہ میں آپ کو بتاتا کہ کلمہ شہادت میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پڑھنے کی اجازت ہے۔ اور کسی نبی کو یہ رتبہ نہیں دیا گیا۔ خواہ نیا ہو یا پرانا یہ ایک خاص فضل ہے جس میں سوائے آپ کے اور شریک نہیں۔ اگر یہ نہ بھی ہوتا تب بھی آپ کا نام ہم تب ترک کرتے اگر نعوذ باللہ آپ کی شریعت کو منسوخ قرار دیتے"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی یہ تحریر ثابت کر رہی ہے کہ کلمہ طیبہ میں صرف محمد رسول اللہ صلعم کا ہی نام پڑھنے کی اجازت ہے۔ اور آپ کی اس خصوصیت میں کوئی نبی خواہ نیا ہو یا پرانا شریک نہیں۔ اور اگر یہ خصوصیت نہ بھی ہوتی تو آپ کا نام اس وقت تک ترک نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک آپ کی شریعت کو منسوخ قرار نہ دیا جائے۔ رسالہ القول الفصل جس سے یہ حوالہ لیا گیا ہے۔ ایسا نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کی نظر سے مخفی رہا ہو۔ مولوی صاحب نے خود اپنی کتاب "مسیح موعود و ختم نبوت" میں اس رسالہ کا ذکر کیا ہے۔ اور مولوی صاحب اس امر کو بھی خوب جانتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ شریعت اسلام کو منسوخ نہیں سمجھتے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے اس رسالہ میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۳۶

"میاں صاحب نبوت کو دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ایک تشریعی نبوت جو ان کے خیال کے مطابق ختم ہو چکی ہے۔ اور دوسری غیر تشریعی نبوت جس کو وہ جاری سمجھتے ہیں"

پس مولوی صاحب کا یہ جانتے ہوئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ تشریعی نبوت کے اجرا کے قائل نہیں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ نہیں سمجھتے۔ آپ کی تمام تقریروں اور تحریروں کے خلاف آپ پر یہ تہمت لگانا کہ آپ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ صاف ثابت کرتا ہے کہ مولوی صاحب کو احقاق حق سے کوئی غرض نہیں۔ بلکہ آپ کا مقصد یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طرف سے بدظن کیا جائے۔ مولوی صاحب کا ایسے بے بنیاد اتہامات لگانا صاف ثابت کرتا ہے کہ [illegible] مسیح موعود علیہ السلام کی عداوت نے آپ کو یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ کہ آپ کو ہمیں معاندین مسیح موعود بننے میں بھی کوئی خطرہ ایمانی اور ڈر محسوس نہیں ہوتا:

مجھے مولوی صاحب کو مثیل معاندین مسیح موعود علیہ السلام ثابت کرنے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اگر مولوی صاحب ہمارے پیارے مقتدا و امام فضل عمر امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کو اپنی کتاب "مسیح موعود و ختم نبوت" میں مثیل معاندین مسیح موعود نہ قرار دیتے۔ اب چونکہ مولوی صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر کو جسے خدا نے مسیح موعود سے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں صالح قرار دیا ہے مثیل معاندین مسیح موعود ٹھہرایا ہے۔ اس لئے میں مولوی صاحب کو یہ بتانے کے لئے مجبور ہوں کہ مولوی صاحب کو آئینہ میں اپنی ہی صورت نظر آئی ہے۔ اور المرء یقیس علیٰ نفسہ کے مطابق آپ نے ہمارے پیارے آقا کو اپنے پر قیاس کر لیا ہے۔ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو یاد رکھیں۔

ان تضربن علی الصفاة زجاجۃ
فلا الصخر بل ان الزجاجۃ تکسر

مولوی صاحب اگر ایسی حرکت کے مرتکب نہ ہوتے تو میں صرف یہ ثابت کرتا کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ پر محض تہمت لگائی ہے۔ مگر اب جبکہ مولوی صاحب نے شیش محل [illegible] پتھر لخت جگر مسیح موعود علیہ السلام پر پھینکا ہے۔ میں یہ جواب دینے پر مجبور ہوں۔

مولوی صاحب جس پرچہ میں میرے اس چیلنج کا جواب دیں مہربانی فرما کر وہ مجھے بھی روانہ فرما دیں۔ جس طرح میں اپنا یہ مضمون ان کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔

قاضی حکیم محمد نذیر مولوی فاضل و منشی فاضل پریذیڈنٹ
انجمن احمدیہ لائلپور

الفضل کے متعلق کتنے احباب نے فرض ادا کیا

بارہ صفحہ کا اخبار

خوشی کی بات ہے۔ کہ اخبار کا حجم مستقل طور پر ۱۲ صفحہ کرنے کے لئے احباب سے خریدار بڑھانے کی جو درخواست کی گئی ہے۔ وہ کسی قدر قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اور احباب خریداروں میں اضافہ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ رفتار اس قدر سست ہے۔ کہ اگر یہی حالت رہی۔ تو حجم بڑھانے کے لئے ایک لمبے عرصہ تک انتظار کی زحمت برداشت کرنا پڑیگی۔ حالانکہ ضرورت اس امر کے لئے مجبور کر رہی ہے۔ کہ جلد سے جلد اخبار کم از کم ۱۲ صفحہ پر شائع ہو۔ سب احباب کو اس بارے میں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ اور کم از کم ایک ایک خریدار ضرور مہیا کر دینا چاہیئے۔ اگر کوشش کی جائے تو ایک ایک خریدار پیدا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ جو اصحاب اس طرف توجہ کر رہے ہیں۔ وہ کئی کئی خریدار بھیج رہے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے خط سے ظاہر ہے۔

(۱)

آپ کے اخبار گوہر بار کے ایک ایشو میں بارہ صفحے تھے اور اس میں آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر احباب کوشش کریں۔ اور خریدار بڑھا دیں۔ تو اسی قیمت میں اخبار ۱۲ صفحوں پر ہفتہ میں ۳ بار نکل سکتا ہے۔ لہٰذا احقر نے پہلے دعا کی اور بعد کوشش جاری رکھی۔ سو الحمد للہ کہ میں اس عرصہ میں چار احباب کے نام لکھنے کے قابل ہو سکا۔

لہٰذا آپ بلا پس و پیش جلد از جلد ان دوستوں کے نام اور خود میرے نام اخبار وی پی کر کے مشکور فرما دیں۔

محمد شجاعت علی از کلکتہ

(۲)

الفضل نمبر ۳۱ میں بارہ صفحہ کا اخبار کرنے کی تجویز کے ماتحت عرض ہے کہ مبلغ آٹھ روپیہ ارسال خدمت ہیں ایک اخبار بندہ کے ایک عزیز کے نام جاری فرما دیں۔

خاکسار: میاں محمد اشرف سب اسسٹنٹ سرجن قلعہ رام نگر ضلع گوجرانوالہ

مبلغین کے لیکچروں کی رپورٹیں!

چونکہ ہر چہار طرف کے مبلغین بوجہ کم فرصتی اور مسلسل سفر پر رہنے کے جلسوں کی رپورٹیں تفصیل سے نہیں بھیج سکتے۔ اس لئے مقامی جماعتوں کے سکرٹریوں کی خدمت میں گذارش کیجاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامی جلسہ کے متعلق مفصل رپورٹ صیغہ دعوۃ و تبلیغ کو ارسال فرما دیں۔ اور اس کی ایک نقل ایڈیٹر صاحب الفضل کے نام علیحدہ بغرض اشاعت ارسال کریں۔ ناظر دعوة

حدوث روح و مادہ

احباب نے الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء کی اشاعت میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا ایک اعلان ملاحظہ کیا ہوگا۔ کہ حضرت میر صاحب نے قدامت روح و مادہ پر ایک کتاب جو قریباً تین سو صفحات کا حجم رکھتی ہے تصنیف فرمائی ہے۔ بحمد اللہ یہ کتاب میں نے حاصل کرلی ہے۔ اور کاتب کو لکھنے کیلئے بھی دیدی ہے۔ چونکہ میر صاحب موصوف فرماتے ہیں کاغذ لکھائی چھپائی میرے حسب منشاء ہونی چاہئیے۔ اس لئے انشاء اللہ تعالٰے یہ کتاب اعلیٰ پیمانہ پر چھپیگی۔ پروف وغیرہ میر صاحب خود ملاحظہ فرمائینگے۔ اور ۵۰۰ تعداد سے زیادہ نہیں چھپیگی۔ درخواست بھیجنے والے اول حقدار ہونگے۔ جلسہ تک خدا چاہے چھپ جاویگی۔

خاکسار:۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان

ایک نادر موقع

ایک مکان پختہ آٹھ مرلے (دولہ ۲۲۵ مربع فٹ) زمین میں واقعہ محلہ دار الفضل برلب سڑک متصل ہائی سکول جسمیں چار کمرے ہر دو جانب برانڈے و ڈیوڑھی ہے کل مکان پختہ نو تعمیر جس میں خشت پختہ لکڑی اعلیٰ لگائی گئی ہے۔ جس کے بیرونی کمرے دکانوں کا کام دے سکتے ہیں۔ بسبب ضرورت اصلی لاگت مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ پر قابل فروخت ہے۔ ورنہ موقع کے لحاظ سے اب چوگنی قیمت پر ایسی زمین کا ملنا غیر ممکن ہے جن اصحاب کو خرید نامنظور ہو ذیل کے پتہ پر خرید فرمادیں:۔

قادیان مولوی فضل الٰہی صاحب مہاجر منتظم تعمیر مکانات وغیرہ

رشتہ کی ضرورت

ایک بالغ جوان قسمت آن شریف وارد و پڑھی لکھی امور خانہ داری سے واقف احمدی لڑکی کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار مخلص نوجوان مبایع احمدی ہو آمدنی یک صد روپیہ کے قریب ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

منشی اللہ دتا صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ دفتر ڈپٹی کلکٹر بہادر انہار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

گورنمنٹ پنجاب کے تمسکات ۱۹۳۷ء

حکومت پنجاب قرضہ کا اعلان کیوں کرتی ہے؟ اس لئے کہ اسی صوبہ سے قرضہ لیا جائے۔ اور اسی صوبہ کی ترقی اور اصلاح میں صرف کیا جائے۔

کتنا قرضہ اور کس لئے؟ ایک کروڑ روپیہ جو وادی ستلج اور دیگر مقامات کی ایسی نہروں پر صرف کیا جائے گا۔ جو فائدہ بخش ہونگی۔

قرضہ کے لئے ضمانت کیا ہوگی؟ حکومت پنجاب کا کل مالیہ۔

شرح سود کیا ہے؟ ۵ ½ فیصدی۔

مجھے روپیہ کب واپس ملے گا؟ بارہ سال کے عرصہ میں۔ لیکن اگر آپ وادی ستلج کی نہر پر اراضی خریدیں گے۔ تو اس کی قیمت کی پوری ادائیگی میں آپ کے تمسکات پوری قیمت پر منظور کر لئے جائیں گے۔

مجھے قرضہ کے لئے درخواست کہاں کرنی چاہیئے؟ بڑے سرکاری خزانہ یا اس کے ماتحتی خزانہ یا امپیریل بنک پنجاب کی کسی شاخ کے پاس جایئے۔

مجھے قرضہ کے لئے درخواست کس طرح کرنی چاہیئے؟ وہاں سے جو فارم آپ کو ملے گا۔ وہ آپ پُر کر کے روپیہ ادا کر دیں۔

مجھے سود کب سے ملے گا؟ جس تاریخ کو آپ روپیہ ادا کرینگے۔ اسی تاریخ سے۔

مجھے سود کس طریقہ سے وصول ہوگا؟ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک کا سود آپ کو اسی وقت نقد ادا کر دیا جائیگا۔ جس وقت آپ روپیہ داخل کرینگے۔ اور اس کے بعد ششماہی پنجاب کے ہر ایسے خزانہ سرکار یا ماتحتی خزانہ سرکار سے ادا ہوا کرے گا۔ جس کے متعلق آپ لکھیں گے۔ کہ اس کے ذریعہ ہوا کرے۔

میں یہ قرضہ کب دے سکتا ہوں؟ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک۔ جونہی ایک کروڑ روپیہ فراہم ہو جائے گا۔ قرضہ لینا بند کر دیا جائے گا۔

مجھے کیوں قرض دینا چاہیئے؟ (الف) کیونکہ ضمانت بھی اچھی ہے۔ اور سود بھی اچھا ملتا ہے۔ (ب) اس لئے کہ روپے کے بدلے میں زمین بھی ملتی ہے۔ بشرطیکہ نیلام کی بولی تمہارے نام پر ختم ہو (ج) کیونکہ اگر آپ اپنے صوبہ کی امداد کریں گے۔ تو ایک اچھے شہری کی طرح اپنے فرض کو ادا کریں گے۔

المشتہر

مائیلز ارونگ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ مالیات

بعدالت جناب سب جج بہادر بٹالہ۔ (گورداسپور)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بمقدمہ نمبر ۷۶۸ ۱۹۲۵ء

صاحب سنگھ ولد رنجیت سنگھ کھتری ساکن بٹالہ مدعی

بنام

سوداگر ولد بھائی ہیرا سنگھ ترکھان ساکن بٹالہ حال ساکن گڑھ بر سب سڑک گورداسپور متصل سب جیل بٹالہ

دعوے للعہ بروپے ہی

اس مقدمہ میں مدعا علیہ ایک جگہ مستقل رہائش نہیں رکھتا ہے۔ اور معمولی طور پر اس کی تعمیل سمن نہیں ہوتی۔ لہذا اس کی نسبت اشتہار در اخبار الفضل شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتقرر ۱۶ر نومبر ۱۹۲۵ء اصالتاً یا وکالتاً پیروی و جوابدہی مقدمہ ہذا کی نہیں کریگا۔ تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۲۷ر اگست ۱۹۲۵ء

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شان جلال الدین صاحب سب جج بہادر درجہ سوم دیپالپور ضلع منٹگمری

مقدمہ ۱۱۴۱ دیوانی ۱۹۲۵ء

گنڈا رام ولد عطر سنگھ ارائیں سکنہ کالمی لوہار تحصیل دیپالپور

بنام

نور احمد پسران نتھا قوم ارائیں سکنہ دیپالپور مدعا علیہ

دعوے ۹۰ روپے

بمقدمہ صدر درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے عمداً گریز کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۲۶ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

آج مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۲۵ء بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ٹھیکیداروں کی ضرورت

روڈ کنسٹرکشن۔ پل۔ ارتھ ورک۔ میٹلنگ و مسافر بنگلہ وغیرہ کاموں کے متعلق بہت سے پیٹی ٹھیکیداروں کی ضرورت ہے۔ ریٹ نہایت معقول ہیں۔ کام فائدہ بخش ہے۔ ضرورت مند احباب فوراً جوابی پوسٹ کارڈ کے ذریعہ سید بشارت احمد صاحب احمدی وکیل ٹی کوٹھی بشارت منزل حیدرآباد دکن سے خط و کتابت کریں۔ ناظر امور عامہ قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب عدالتی سرکار ریاست مالیرکوٹلہ

گوردتا پسر ماگی جٹ سکنہ موضع بیوال مدعی

بنام

سکندر پسر مودر راجپوت سکنہ ایضاً مدعا علیہ

دعوے دلاپانے مبلغ مالعہ کلدار اصل و سود

مقدمہ مندرجہ عنوان مدعی نے استدعا کی ہے۔ کہ مدعا علیہ لاپتہ ہے۔ اس پر تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ بذریعہ اشتہار تعمیل کرائی جاوے۔ لہذا اشتہار ہذا بغرض حاضری سکندر مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور ۴ر اکتوبر ۱۹۲۵ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرے بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۹ر ستمبر ۱۹۲۵ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ہے۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب۔ عدالتی سرکار۔ ریاست مالیرکوٹلہ

صاحبدتا پسر دسوہندی۔ قوم جٹ۔ سکنہ موضع کنگنوال تحصیل احمدگڈھ۔ مدعی

بنام

کشن سنگھ۔ پسر سدھو۔ قوم جٹ سکنہ کنگنوال تحصیل احمدگڈھ مدعا علیہ

دعوے دلاپانے مبلغ مالعہ کلدار بروپے ہی

مقدمہ مندرجہ عنوان مدعی نے برخلاف مدعا علیہ نالش کرکے بذریعہ درخواست استدعا کی ہے۔ مدعا علیہ لاپتہ ہے۔ اس پر تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ بذریعہ اشتہار تعمیل سمن کرائی جاوے لہذا اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے۔ بتاریخ ۲۰ر ستمبر ۱۹۲۵ء مدعا علیہ مذکور اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی

آج بتاریخ ۱۳ر ستمبر ۱۹۲۵ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ضرورت ہے

نو ایجاد مشین سویاں کے ایسے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سویاں سارٹیفکیٹ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ قیمت سوا روپیہ چھلنی ۱۲۰ پاس شدہ ہے۔

مینجر کارخانہ مشین سویاں۔ قادیان پنجاب

تریاق چشم (رجسٹرڈ) کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے "تریاق چشم" جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط انگریزی صاحب سول سرجن۔ نوٹ: قیمت پانچ روپے (عہ) فی تولہ تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصولڈاک۔ وغیرہ موازی ۸ر بھی بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر: خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہ دولہ صاحب، گجرات پنجاب

مشہدی تحفے

معزز حضرات ہم نے یہاں پر اعلیٰ قسم کا مشہدی مال مثلاً لنگیاں قناویز اور رومال وغیرہ کا بندوبست کیا ہے۔ مال خدا کے فضل سے نہایت اعلیٰ اور دیانتداری سے روانہ کیا جاوے گا۔ نرخ لنگی عہ فی گز۔ قناویز عہ فی گز۔ رومال ریشمی مشہدی عہ سے للعہ تک۔ لنگی قیمتے گز اور جس رنگ کی درکار ہو۔ ہمراہ آرڈر تحریر فرماویں۔ لنگیوں کا رنگ سلیٹی۔ سیاہ۔ سفید ماشی۔ سیاہ ماشی سلیٹی ماشی ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے ہم یہاں سے اعلیٰ قسم کا خشک قندھاری فروٹ مثلاً کشمش۔ بادام۔ پستہ۔ زرد آلو وغیرہ بالکل واجبی قیمت پر ارسال کرسکتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ مال بذریعہ وی پی یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ کیا جاوے گا۔

المشتہر محمد [illegible] احمدی [illegible] سوداگر [illegible] بلوچستان

نئی اور نہایت مفید کتابیں چھپ گئیں

ملفوظات احمدیہ حصہ اول عہ جس میں حضرت اقدس کی تمام تقاریر کا مجموعہ جو بدر و الحکم ریویو کا مجموعہ کیا گیا ہے۔ قاعدہ یسرنا القرآن ۵ر مجربات نور الدین عہ۔ قرآن کریم بطرز یسرنا القرآن مجلد ہے بے جلد عہ۔ کرامات الصادقین عہ۔ اتمام الحجہ ہر۔ دس خوبیوں والی حمائل شریف مترجم ہے۔ آئینہ کمالات اسلام عہ۔ تبلیغ ہدایت مجلد ہے صرف ایک۔

اکسیر تسہیل ولادت

مستورات کے لئے خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اس دوائی کے بروقت استعمال سے ولادت کی مشکل گھڑیاں ایسی آسان ہو جاتی ہیں۔ کہ زچہ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف معلوم نہیں ہوتی۔ رفاہ عام کی خاطر قیمت بالکل تھوڑی۔ صرف دو روپیہ۔ معہ محصولڈاک۔

مینجر شفاخانہ سلانوالی ضلع سرگودہا

ہندوستان کی خبریں

—— معاملات حجاز کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی ہز میجسٹی امیر کابل کو تار بھیجا ہے۔ جس میں ان سب تعدیات کو غلط قرار دیتے ہوئے جو ابن سعود کے ہاتھوں ارض حجاز میں رونما ہوئے یہ عرض کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے زیر نگین علاقہ میں اعلان کر دیں۔ کہ کوئی شخص ان واقعات پر اعتبار نہ کرے

—— لاہور ۲۱ ستمبر۔ حزب الاحناف نے امیر کابل کو تار دیا ہے۔ کہ نجدیوں کے مدینہ منورہ پر گولہ باری کرنے سے دنیائے اسلام سخت مضطرب ہے۔ اور پریشان خاطر ہے۔ آپ چونکہ دین حنیف کے حامی ہیں۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے۔ کہ اس کے خلاف زبردست ناراضی کا اظہار کریں۔ اور تمام ممکن ضروری کارروائیاں کریں ؛

—— مہاراجہ صاحب جموں وکشمیر ۲۳ ستمبر کی شام کو سات بجے دنیائے فانی کو چھوڑ گئے۔ آپ ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ سنسکرت کے عالم تھے۔ انگریزی بھی جانتے تھے ۱۸۸۵ء میں حکومت حاصل ہوئی۔ اور چالیس سال تک حکومت کی ؛

—— علی گڑھ ۔۔ ستمبر۔ علی گڑھ میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں دسہرے کے دنوں میں فساد ہو گیا۔ ہندوؤں نے کئی جگہ فتنہ برپا کیا۔ انہوں نے ہر ایک چیز کا پہلے انتظام کر رکھا تھا۔ اور نیز مقامی چمار اور بھنگی لاٹھیوں تلواروں اور نیزوں سے مسلح ہو کر جلوس میں شامل تھے۔ مسلمانوں پر اچانک حملہ کیا گیا مکانات اور دوکانات لوٹ لئے گئے اور ۶۰ مسلمانوں کو زخمی ... کر کے ہلاک کر دیا۔ آتشیں اسلحہ بھی استعمال کئے گئے تھے ؛

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ۲۴ ستمبر کو حسب ذیل اعلان جاری کیا ہے۔ مجھے توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اگر حجاز کے بیان کردہ واقعات کے متعلق عام جلسے ہوتے رہے۔ تو اس طرح نقض امن کا ضرور خطرہ ہے۔ لہذا میں ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت حکم دیتا ہوں۔ کہ اس حکم کی تاریخ سے چودہ روز تک اس قسم کا کوئی جلسہ عام منعقد نہ کیا جائے ؛

—— لاہور ۲۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ای۔ اے۔ سی کا امتحان مقابلہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء سے کرشل انسٹیٹیوٹ واقعہ احاطہ سنٹرل ماڈل سکول لاہور میں شروع ہوگا

—— کرنال ۲۲ ستمبر۔ بمقدمہ ہنگامہ پانی پت آج مجسٹریٹ نے زیر دفعات ۱۴۵۔ ۱۵۱۔ اور ۳۹۶ تیس ملزموں پر اس خلاف قانون مجمع کے ممبر ہونے کے الزام میں فرد جرم لگا دیا۔ جسے قانونی طور پر منتشر ہونے کا حکم دیا گیا تھا ؛

—— اخبار تاجر کراچی لکھتا ہے۔ کہ میر صاحب خیرپور کے انگلینڈ جانے کی افواہ پھیل رہی ہے۔ گورنمنٹ ان کی ریاست کے انتظام کے لئے منتظم مقرر کرنا چاہتی ہے ؛

—— رانچی ۲۱ ستمبر۔ گورنمنٹ صوبہ بہار و اڑیسہ مریضان سل و دق کے لئے بنگال ناگپور ریلوے کے مقام اٹکی پر کوئی صحت افزا جگہ قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے ؛

—— شملہ ۱۲ ستمبر۔ مسٹر بولٹن چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل صوبہ سرحد ماہ دسمبر سے چھ ماہ کی رخصت پر ولایت جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ لفٹنٹ کرنل ڈبلیو جے کین جو پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں ہیں کام کریں گے ؛

—— شملہ ۱۰ ستمبر۔ لارڈ ریڈنگ کے مدت وائسرلٹی کے ختم ہونے کے بعد ہندوستان میں زیادہ عرصہ نہ ٹھہرنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہ ذاتی طور پر کسی فیاضانہ رویہ کے حق میں ہیں۔ جسے موجودہ حالات میں عملی جامہ نہیں پہنا سکتے ؛

—— بمبئی ۲۱ ستمبر۔ حسب ذیل پیام آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کے سیکرٹری کو ماسکو ٹریڈ یونین کی طرف سے ملا ہے ہندوستان کے حقوق کی خاطر کوشش کرنے والے مزدوروں کے نام اسر (روس) کے ۶۲ لاکھ مزدوروں کی جانب سے آپ کی اس جد و جہد پر جو کہ آپ سرمایہ داروں کے تنخواہیں کم کرنے کی بنا پر کر رہے ہیں۔ ہم برادرانہ حمیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک لاکھ روبل (روسی سکہ) ارسال خدمت ہیں۔ خدا آپ کو مبارک کرے۔

—— لکھنو ۲۳ ستمبر۔ مشیر حسین صاحب نے حسب ذیل تار اخبارات میں دیا ہے۔ نجدی ایجنٹوں سے غیر مصدقہ خبریں یہاں پہنچی ہیں۔ کہ اگر ابن سعود نے بد قسمتی سے مدینہ منورہ کو فتح بھی کر لیا۔ تو نبی کریم صلعم کے روضہ مبارکہ کی اور مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنا لاحق حال ہو جائے گی۔ پس پہلے سے زیادہ نجدیوں کو مقامات مقدسہ سے ہٹانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

—— مولوی محمد علی صاحب نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے سوراج تقسیم آرا اور نفیس کورٹ بائیکاٹ سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ جب تک جانیں قربان کرنے کے لئے تیاری نہ کی جائے۔ حصول آزادی ناممکن ہے۔ آپ کے خیال میں سوراج صرف چرخہ کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے ؛

—— بمبئی ۲۱ ستمبر۔ آج بمبئی شہر کے جملہ ۸۲ کپڑے کے کارخانوں میں سے ۶۵ کارخانے بند ہو گئے ہیں۔ ہڑتالیوں کی تعداد ایک لاکھ پینتالیس ہزار تک پہنچ گئی ہے ؛

—— شملہ ۲۱ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو مسٹر جینا۔ آنریبل مسٹر پی سی سٹھینا سر عبد القیوم۔ میجر زور اور سنگھ مع سیکرٹری میجر لمسی کے انڈین سینڈ ہرسٹ کمیٹی کے وفد کی حیثیت سے شاید اوائل اپریل ۱۹۲۶ء میں بدیں غرض انگلستان جائیں گے کہ وہاں اور اگر ممکن ہو تو دوسرے ممالک میں بھی فوجی تعلیم کا معائنہ کریں

ممالک غیر کی خبریں

—— پیرس۔ ۲۲ ستمبر۔ غازی عبد الکریم کے زخمی ہونے کی جو خبر موصول ہوئی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ریفی سردار ابو القاسم جو تارغست میں زخمی ہوئے ہیں۔ ان کی شکل شباہت غازی موصوف سے ملتی جلتی تھی ؛

—— قاہرہ ۔ ۲۲ ستمبر۔ ہاشمی ایجنسی کی طرف سے اس اطلاع کی تردید کی گئی ہے۔ کہ مدینہ پر سلطان ابن سعود قابض ہو گیا ہے

—— ٹوکیو میں جو آتشزدگی ہوئی تھی۔ اس کے متعلق تین مزدوروں پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

—— شنگھائی ۱۲ ستمبر۔ مشہور ہو رہا ہے۔ کہ جرنیل چانگ سولن اور جرنیل فینگ یوسیانگ میں ماہ اکتوبر میں اس بات پر سخت لڑائی ہوگی۔ کہ شانسی کے زرریز صوبہ پر کس کا قبضہ ہو۔ نیز پیکن کے تصرف کے متعلق بھی۔ ۱۰ اکتوبر سے جنگ شروع ہوگی۔ جس کے انسداد کی کوشش ہتھم چین کر رہے ہیں ؛

—— لنڈن ۲۰ ستمبر۔ سنڈے ٹائمز کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ایران اور امریکن بنکوں اور کارخانوں کے درمیان طہران سے خلیج فارس تک ریلوے بنانے کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور معدنی حقوق کے عوض میں قرضہ دیا جائیگا۔

—— لنڈن ۲۱ ستمبر۔ ترکی سفیر مقیم لنڈن نے اعلان کیا ہے۔ کہ پرسلز لائن پر عیسائی آبادی کے اخراج کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد ہیں ؛

—— لنڈن ۱۹ ستمبر۔ سیڈرڈ کے اس تار نے لنڈن میں بہت شہرت حاصل کر لی ہے۔ کہ ایک ۶۸ سالہ عورت کے ہاں انیسواں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اس کے ہاں آج تک کوئی لڑکی پیدا نہیں ہوئی ؛

—— طہران ۲۷ ستمبر۔ اس بہانہ سے کہ روٹی نہیں ملتی۔ مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے ایک جم غفیر نے بازار کو بند کر کے ایران کی مجلس ملیہ کے ایوان پر دھاوا بول دیا۔ انہوں نے دروازے توڑ ڈالے۔ اور کھڑکیوں اور سامان کو تباہ کر دیا۔ جلسہ گاہ میں چند ممبروں کو زد و کوب کیا۔ اور وہ زخمی ہو کر بھاگے۔ اس کے بعد فوج آگئی۔ اور اس نے ایوان مجلس پر پہرہ لگایا۔ لیکن مظاہرے برابر جاری رہے ؛